اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ   وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ   وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعتِکاف کی نِیّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہیے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاوٰی شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیّت کر لے، کچھ دیر ذِکرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرود شریف کی فضیلت

حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

مَامِنْ عَبْدَیْنِ مُتَحَابَّیْنِ فِی اللّٰہِ یَسْتَقْبِلُ اَحَدُھُمَا صَاحِبَہٗ فَیُصَافِحُہٗ وَیُصَلِّیَانِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِلَّا لَمْ یَفْتَرِقَا حَتّٰی تُغْفَرَ ذُنُوْبُھُمَا مَا تَقَدَّمَ مِنْھُمَا وَمَا تَاَخَّرَ

یعنی اللہ کریم کی خاطر آپس میں محبت رکھنے والے جب باہم ملیں اور مصافحہ کریں اور نبیِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرودِ پاک بھیجیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالک، ۳/۹۵ حدیث: ۲۹۵۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم: **اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّةُ الصَّادِقَةُ** سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ علم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ باادب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! الحمد للہ! پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت کا پیارا پیارا مہینا، ربیع الاول جاری ہے اس مہینے کی مناسبت سے آج ہم پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرت کے ایک بہت ہی زبردست پہلو "اختیاراتِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم" کے بارے میں سنیں گے کہ اللہ پاک نے اپنے پیارے اور آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم کو کیسے کیسے اختیارات عطا فرمائے۔

اِختیاراتِ مُصْطَفٰی

دوعالَم کے مالک و مُختار، شفیعِ روزِ شمار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِرشادِ حقیقت بُنیاد ہے: جب قیامت کا دن ہو گا تو لوگ اِکھٹے ہو کر حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور عَرض کریں گے کہ آپ اپنے رَبّ کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے۔ وہ فرمائیں گے: میں اِس کے لئے نہیں، لیکن تم حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا دامن پکڑو، کیونکہ وہ اللہ پاک کے خلیل ہیں تو وہ حضرت اِبراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس جائیں گے، وہ بھی فرمائیں گے: میں اِس کے لئے نہیں، لیکن تم حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس جاؤ، کیونکہ وہ اللہ پاک کے کلیم ہیں تو وہ حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس جائیں گے، وہ بھی فرمائیں گے:

1… جامع صغیر، صفحہ:81، حدیث:1284۔

www.dawateislami.net

میں اِس کے لئے نہیں لیکن تم حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی بارگاہ میں جاؤ کہ وہ روحُ اللہ اور کَلِمَۃُ اللہ ہیں، تو لوگ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس جائیں گے، وہ بھی فرمائیں گے: میں اِس کے لئے نہیں ہوں، لیکن تم حضرت محمد مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں چلے جاؤ۔ پھر لوگ میرے پاس آئیں گے تو میں فرماؤں گا، کہ میں ہی تو شفاعت کرنے کے لئے ہوں۔ پھر میں اپنے رَبّ سے اِجازت طَلَب کروں گا، تو مجھے اِجازت ملے گی اور اللہ پاک میرے قلب میں ایسی حَمْدیں ڈالے گا کہ جو ابھی میرے علم میں حاضر نہیں۔ میں اُن حَمْدوں سے حَمْد کروں گا اور رَبّ تعالیٰ کے حُضُور سجدے میں گِر جاؤں گا۔ کہا جائے گا: یَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ یُسْمَعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ یعنی اے محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! اپنا سر اُٹھائیے، کہئے آپ کی سُنی جائے گی، مانگئے عطا کیا جائے گا، شَفاعت کیجئے، قبول کی جائے گی۔ میں عَرض کروں گا: یَا رَبِّ، أُمَّتِیْ أُمَّتِیْ یارَبّ! میری اُمّت، میری اُمّت۔ تو فرمایا جائے گا: جائیے اور اپنی اُمّت میں سے ہر اس شخص کو (جہنّم سے) نکال لیجئے کہ جس کے دل میں جَو کے برابر بھی ایمان ہو۔ میں جاؤں گا اور اُنہیں نکال لاؤں گا۔ پھر واپس آؤں گا اور اُنہی حَمْدوں سے رَبّ کریم کی حَمْد کروں گا، پھر دوبارہ رَبّ تعالیٰ کے حضور سجدے میں گِر جاؤں گا۔ کہا جائے گا: یَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ یُسْمَعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ یعنی اے محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! اپنا سر اٹھائیے، کہئے آپ کی سُنی جائے گی، مانگئے عطا کیا جائے گا، شفاعت کیجئے، قبول کی جائے گی۔ میں عَرض کروں گا: یَا رَبِّ، أُمَّتِیْ أُمَّتِیْ یارَبّ! میری اُمّت، میری اُمّت۔ کہا جائے گا: جائیے اور اپنی اُمّت کے ہر اُس شخص کو نکال لائیے کہ جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو چُنانچہ میں جاؤں گا اور ایسوں کو نکال لاؤں گا۔ پھر واپس آؤں گا تو رَبّ تعالیٰ کی اُنہی حَمْدوں سے ثنا کروں گا، پھر اُس کے حضور سجدے میں گِر جاؤں گا۔ کہا جائے گا: یَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ یُسْمَعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ یعنی اے محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! اپنا سر اٹھائیے، کہئے سُنی جائے گی، مانگئے عطا کیا جائے گا، شفاعت کیجئے، قبول کی جائے گی۔ میں

عَرض کروں گا: یَا رَبِّ، اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ یَارَبّ ! میری اُمَّت، میری اُمَّت۔ اللہ پاک فرمائے گا: جایئے اور جس کے دل میں رائی کے دانے سے بھی کمتر ایمان ہو، اُسے بھی آگ سے نکال لیجئے، چُنانچہ میں جاؤں گا اور ایسا ہی کروں گا۔ [1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حکیمُ الاُمَّت مفتی اَحمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ خیال رہے کہ ہم بذاتِ خُود ربّ تعالیٰ کی حَمْد نہیں کرسکتے، جب تک کہ ہم کو حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نہ سکھائیں، ہماری حَمْد حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے سکھانے سے ہے اور حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی حَمْد ربّ تعالیٰ کے سکھانے سے اور ربّ کی جیسی حَمْد، حضورِ اَنْوَر (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے کی ہے اور کریں گے، مخلوق میں کسی نے ایسی حَمْد نہ کی۔ اسی لئے آپ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا نام اَحمد ہے (یعنی بہت زیادہ حَمْد و تعریف بیان کرنے والا۔ مزید فرماتے ہیں کہ) اُس سجدہ میں حضورِ اَنْوَر (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ربّ کی بے مثال حَمْد کریں گے اور مقامِ محمود پر ربّ تعالیٰ، حضورِ اَنْوَر (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی ایسی حَمْد کرے گا جو کوئی نہ کرسکا ہوگا، اِس لئے حضورِ اَنْوَر (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا نام "محمد" ہے (یعنی جس کی بہت زیادہ حَمْد و تعریف بیان کی گئی)۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گنہگاروں کو نکالنے کیلئے دوزخ میں تشریف لے جائیں گے، جس سے پتہ لگا کہ حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ہم گنہگاروں کی خاطر اَدْنیٰ (یعنی معمولی) جگہ پر تشریف لے جائیں گے۔ اگر آج میلاد شریف یا مَجلسِ ذِکْر میں حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) تشریف لائیں، تو اُن کے کرم سے بعید (یعنی ناممکن) نہیں، اِس سے اُن کی شان نہیں گھٹتی، ہماری اور ہمارے گھروں کی شان بڑھ جاتی ہے۔ [2]

سُبْحٰنَ اللہ ! آپ نے سنا کہ اللہ رَبُّ الْعزت نے ہمارے آقا و مولیٰ، محمدِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کیسی شان و شوکت کا مالک بنایا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کس قدر اِختیارات سے نوازا ہے کہ مَحْشَر

---

1 ...بخاری، کتاب التوحید، باب کلام الرب یوم القیمة...الخ، ۵۷۷/۴، حدیث: ۷۵۱۰

2 ...مرآۃ المناجیح، ۷/ ۴۱۷ تا ۴۱۹ ملتقطاً

کے دن جب کہ سُورج سوا میل پر رہ کر آگ برسا رہا ہو گا، تانبے کی تپتی زمین پر ننگے پاؤں کھڑا کر دِیا جائے گا، انسان اپنے بہن بھائیوں، ماں باپ اور بیوی بچّوں سے بھاگتا پھر رہا ہو گا، اُس دن ہر کسی کو اپنی ہی پڑی ہو گی نیز گنہگار اپنے پسینے میں ڈُبکیاں کھا رہے ہوں گے، ایسے کڑے دن میں رحیم و کریم آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ گُنہگار اُمَّت کو عذابِ دوزخ سے بچانے کی خاطر بے چین ہوں گے اور اللہ پاک کی بارگاہِ عالی میں مُسَلسَل شفاعتِ اُمَّت کی اِجازت طَلَب فرمائیں گے، پھر اللہ پاک اپنے محبوب رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو شفاعت کا اِخْتیار عطا فرمائے گا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ، اللہ پاک کی عطا سے اپنے اُمَّتیوں کی شفاعت کر کے اُنہیں جہنّم سے چُھٹکارا دِلوا کر داخلِ جنّت فرمائیں گے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! اس میں کوئی شک نہیں کہ ساری کائنات کا خالق و مالک اللہ پاک ہے اور سب اُس کے محتاج ہیں، کوئی چیز بھی اُس کے قبضہ واِخْتیار سے باہر نہیں، مگر اس نے اپنے فضل و کرم سے مخلوق میں سے اپنے خاص بندوں مثلاً انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام و اَولیائے عظام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کو بھی مختلف اِخْتیارات و کمالات سے نوازا ہے۔ اِس بات کو یوں سمجھئے کہ جو جس مرتبے کا مالک تھا، اُسے اُسی کے مُطابق اِخْتیارات عطا کئے گئے ہیں۔ بِلا شُبہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام وہ قابلِ اِحترام اور مُقدَّس ہستیاں ہیں کہ جن کا مقام مخلوق میں سب سے بُلند و بالا ہے، لہٰذا اُن کو عطا کردہ معجزات، کمالات اور اِخْتیارات بھی دیگر مخلوق سے افضل واَعلیٰ ہوتے ہیں، پھر اُن میں بھی تاجدارِ انبیا، محبوبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو جو مقام و مرتبہ حاصل ہے، وہ کسی مُسلمان سے ڈھکا چُھپا نہیں، لہٰذا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اِخْتیارات، دِیگر انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے اِخْتیارات سے زائد و نُمایاں ہیں۔

اللہ پاک نے اپنے پاکیزہ کلام قرآنِ کریم میں بھی جابجا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اِخْتیارات کو بیان فرمایا ہے۔ آیئے! اِخْتیاراتِ مُصْطَفٰی پر مشتمل چند آیاتِ مُبارکہ سُنتے ہیں چُنانچہ،

پارہ 5 سُوْرَۃُ النِّسَآء کی آیت نمبر 65 میں اللہ ارشاد فرماتا ہے:

فَلَا وَ رَبِّكَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى یُحَكِّمُوْكَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَ یُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ﴿۶۵﴾

(پ۵، النسآء:۶۵)

ترجَمۂ کنزالعرفان: تو اے حبیب! تمہارے رَبّ کی قسم، یہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنالیں پھر جو کچھ تم حکم فرمادو اپنے دلوں میں اس سے کوئی رکاوٹ نہ پائیں اور اچھی طرح دل سے مان لیں۔

پارہ 10 سُوْرَۃُ التَّوْبَۃ کی آیت نمبر 29 میں ارشادِ خداوندی ہے:

قَاتِلُوا الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ لَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ لَا یُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ

(پ۱۰، التوبة:۲۹)

ترجَمۂ کنزالایمان: لڑو اُن سے جو ایمان نہیں لاتے اللہ پر اور قیامت پر اور حرام نہیں مانتے اس چیز کو جس کو حرام کیا اللہ اور اُس کے رسول نے۔

پارہ 28 سُوْرَۃُ الْحَشْر کی آیت نمبر 7 میں ارشادِ خداوندی ہے:

وَ مَاۤ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُۗ وَ مَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْاۚ (پ۲۸، الحشر:۷)

ترجَمۂ کنزالعرفان: اور رسول جو کچھ تمہیں عطا فرمائیں وہ لے لو اور جس سے تمہیں منع فرمائیں تو تم باز رہو۔

پارہ 22 سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب کی آیت نمبر 36 میں ارشادِ خداوندی ہے:

وَ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّ لَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ یَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِیَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْؕ (پ۲۲، الاحزاب:۳۶)

ترجَمۂ کنزالعرفان: اور کسی مسلمان مرد اور عورت کیلئے یہ نہیں ہے کہ جب اللہ اور اُس کا رسول کسی بات کا فیصلہ فرمادیں تو اُنہیں اپنے معاملے کا کچھ اِختیار باقی رہے۔

صدرُ الافاضل حضرت علّامہ مولانا مُفتی سَیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اِس سے معلوم ہوا کہ آدمی کو رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی فرمانبرداری ہر مُعاملے میں واجب ہے اور

نبی عَلَیْہِ السَّلَام کے مُقابلے میں کوئی اپنی ذات کا بھی خود مُختار نہیں۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ خالقِ کائنات نے اپنے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کیسے کیسے اِختیارات سے نوازا ہے کہ مسلمانوں کے آپس کے مُعاملات میں بھی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حاکم و مُختار بنا کر مسلمانوں پر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت کو لازِم قرار دے دِیا۔ یوں ہی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اِس بات کا بھی اِختیار دے دِیا کہ جسے چاہیں، جو چاہیں حکم فرمادیں اور جس چیز سے چاہیں، جب چاہیں، منع فرمادیں چُنانچہ

صَدْرُ الشَّرِیعہ مُفتی محمد اَمجد علی اَعْظَمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضورِ اَقْدَس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، اللہ کے نائبِ مُطْلَق ہیں، تمام جہان، حُضُور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے تحتِ تَصرُّف (یعنی اختیار میں) کر دیا گیا، جو چاہیں کریں، جسے جو چاہیں دیں، جس سے جو چاہیں واپس لیں، تمام جہان میں اُن کے حکم کا پھیرنے والا کوئی نہیں، تمام جہان اُن کا مَحکُوم (یعنی حکم کا پابند) ہے اور وہ اپنے رَبّ کے سِوا کسی کے مَحکُوم نہیں، تمام آدمیوں کے مالک ہیں، جو اُنہیں اپنا مالک نہ جانے حلاوتِ سنّت (یعنی سنّت کی مِٹھاس) سے محروم رہے، تمام زمین اُن کی مِلک ہے، تمام جنّت اُن کی جاگیر ہے، مَلَکُوْتُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْض (یعنی آسمان و زمین کی سَلْطَنَتیں) حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے زیرِ فرمان، جنّت و نار کی کُنجیاں دستِ اَقْدَس میں دے دی گئیں، رِزْق و خیر اور ہر قسم کی عطائیں، حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ہی کے دربار سے تقسیم ہوتی ہیں، دُنیا و آخرت، حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی عطا کا ایک حِصّہ ہے۔ شریعت کے اَحکام حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے قبضے میں کر دیئے گئے کہ جس پر جو چاہیں حرام فرمادیں اور جس کے لئے جو چاہیں حلال کر دیں اور جو فرض چاہیں معاف فرمادیں۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے اِس ضمن میں اِختیاراتِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چند واقعات

---

1 ... خزائنُ العرفان، پ ۲۲، الاحزاب، تحت الایۃ: ۳۶ بتغیر

2 ... بہارِ شریعت، حصہ ۱، ۱/ ۷۹ تا ۸۵ بتغیر

سُنتے ہیں:

فرضیّتِ حج میں اِختیارِ مُصطفٰے

جب اللہ پاک نے اپنے بندوں پر حج فرض فرمایا اور رحمتِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خُطبہ میں حج کی فَرضِیَّت کا اِعلان کرتے ہوئے فرمایا: اَیُّھَا النَّاسُ قَدْ فَرَضَ اللہُ عَلَیْکُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوا یعنی اے لوگو! اللہ پاک نے تم پر حج کو فرض فرمادِیا ہے، لہٰذا حج کِیا کرو۔ تو ایک صحابیِ رسول (حضرت اَقْرَع بن حابِس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) نے عَرْض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا ہر سال حج کرنا فرض ہے؟ تین مرتبہ اُنہوں نے یہی سوال کِیا، مگر ہر مرتبہ رسولوں کے سالار، نبیِ مُخْتار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خاموشی ہی اِختیار فرمائی پھر ارشاد فرمایا: لَوْقُلْتُ: نَعَمْ لَوَجَبَتْ اگر میں نے "ہاں" کہہ دِیا ہوتا تو ہر سال حج کرنا فرض ہو جاتا۔ (1)

یاد رہے کہ! حج زندگی میں ایک بار ہی فرض ہے، جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے کہ جب صحابیِ رسول حضرت اَقْرَع بن حابِس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہر سال حج فرض ہونے کے بارے میں سُوال کِیا تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بَلْ مَرَّۃً وَاحِدَۃً فَمَنْ زَادَ فَتَطَوُّعٌ یعنی حج ایک ہی مرتبہ (فرض) ہے، جو ایک سے زائد کرے گا وہ نفلی ہو گا۔ (2)

سُبْحٰنَ اللہ! حُضورِ اَنْور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان و عظمت، اِختیارات اور فکرِ اُمّت کا اندازہ اِس بات سے لگائیے کہ ہر سال حج فرض کر دینے کا اِختیار ہونے کے باوُجود اُمّت کو مشقّت سے بچانے کے لئے "ہاں" فرما کر ہر سال حج کو فرض نہ فرمایا، البتہ اپنے اِختیار کا واضح طور پر اِظہار فرما دِیا کہ اگر میں "ہاں" کہہ دیتا تو ہر سال ہی حج کرنا فرض ہو جاتا۔ یاد رہے کہ یہ کوئی پہلا موقع نہ تھا بلکہ بہت سے

---

1 ... مسلم، کتاب الحج، باب فرض الحج مرۃ فی العمر، ص۶۹۸، حدیث:۱۳۳۷

2 ... مستدرک، کتاب التفسیر، فرضیۃ الحج فی العمر مرۃ واحدۃ، ۲/۱۱، حدیث:۳۲۱۰

مواقع پر حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ہم گُناہ گاروں کی مَشَقَّت و دُشواری کا لحاظ کرتے ہوئے شرعی مسائل میں ہماری آسانیوں کا خاص خیال فرمایا۔ آیئے! اِس ضمن میں پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خُود مُختاری اور اُمّت کے حق میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خیر خواہی کے بارے میں تین (3) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنئے اور جُھومئے:

1. لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَفَرَضْتُ عَلَیْہِمُ السِّوَاكَ كَمَا فَرَضْتُ عَلَیْہِمُ الْوُضُوْءَ اگر مجھے اپنی اُمّت کی دُشواری کا خیال نہ ہوتا تو میں ضرور اُن پر مِسواک کو اُسی طرح فرض کر دیتا، جس طرح میں نے اُن پر وضو فرض کِیا ہے۔ (1)

2. لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ یُّؤَخِّرُوا الْعِشَاءَ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ اَوْ نِصْفِهٖ اگر مجھے اپنی اُمّت کی مَشَقَّت کا خیال نہ ہوتا تو میں اُنہیں عشاء کی نماز کو تہائی یا آدھی رات تک مؤخَّر کرنے کا ضرور حکم دیتا۔ (2)

3. وَلَوْلَا ضَعْفُ الضَّعِيفِ وَسُقْمُ السَّقِيمِ لَاَخَّرْتُ هٰذِهِ الصَّلَاةَ اِلٰی شَطْرِ اللَّیْلِ اگر بوڑھوں کی کمزوری اور مریضوں کی بیماری کا خیال نہ ہوتا تو اِس نماز (یعنی نمازِ عشاء) کو آدھی رات تک ضرور مؤخَّر کر دیتا۔ (3)

پیارے اسلامی بھائیو! اِن احادیثِ مُبارکہ سے معلوم ہوا کہ حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اگر چاہتے تو عشاء کی نماز کے وقت میں تبدیلی فرما دیتے کہ تہائی یا نصف رات سے پہلے نمازِ عشاء پڑھنا جائز ہی نہ ہوتا اور اسی طرح وضو میں مِسواک کو فرض فرما دیتے کہ بغیر مِسواک نماز ہی نہ ہوتی۔ (4) مگر اُمّت کی آسانی کی وجہ سے ایسا نہ فرمایا۔

---

1 . . . مسند احمد، مسند الفضل بن عباس، ۱/ ۴۵۹، حدیث: ۱۸۳۵

2 . . . ترمذی، کتاب الصلوۃ، باب ما جاء فی تاخیر صلوۃ العشاء الاخرۃ، ۱/ ۲۱۴، حدیث: ۱۶۷

3 . . . ابو داود، کتاب الصلوۃ، باب وقت العشاء الاخرۃ، ۱/ ۱۸۵، حدیث: ۴۲۲

4 . . . مرآۃ المناجیح، ۱/ ۲۸۰ ماخوذا

یاد رہے کہ ! مِسواک شریف ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ و اٰلِہٖ وَسَلَّم کی بہت ہی پیاری سُنّت ہے۔

اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھَا سے مَروی ہے:اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا دَخَلَ بَیۡتَہٗ بَدَاَ بِالسِّوَاكِ یعنی نبیِ کریم، رءوف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم جب بھی دولت خانے میں تشریف لاتے، سب سے پہلے مِسواک ہی کِیا کرتے تھے۔[1] اور رات یا دن میں جب بھی آرام فرماتے تو جاگ کر وضو سے پہلے مِسواک شریف کِیا کرتے تھے۔[2] لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ دیگر سُنّتوں کے ساتھ ساتھ مِسواک شریف کی سُنّت پر بھی عمل کِیا کریں کہ اِنْ شَآءَ اللہ سُنّت کا ثواب تو ملے گا ہی ساتھ ہی ساتھ مُنہ کی پاکیزگی اور اللہ پاک کی رِضا بھی حاصل ہو گی جیسا کہ

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ و اٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: اَلسِّوَاكُ مَطۡھَرَۃٌ لِلۡفَمِ مَرۡضَاۃٌ لِلرَّبِّ یعنی مِسواک مُنہ کی پاکیزگی اور اللہ پاک کی رِضا کا ذریعہ ہے۔[3]

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حَرَم شریف کی گھاس کاٹنا حلال فرمادِیا

فتحِ مکہ کے موقع پر سرکارِ نامدار، دوعالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے حَرَمِ مکّہ کی گھاس وغیرہ کاٹنے کی حُرمَت بیان کرنے کے بعد حضرت عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کی گُزارش پر اپنے خاص اِختیارات کا اِستعمال کرتے ہوئے صحابۂ کرام عَلَیۡھِمُ الرِّضۡوَان کی ضرورتوں کی وجہ سے حَرَم شریف سے اِذخِر نامی گھاس کاٹنے کو حلال و جائز قرار دِیا جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے کہ

نبیِ کریم، رءوف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ مَکَّۃَ بے شک اللہ پاک

---

1 ۔۔۔مسلم،کتاب الطہارۃ،باب السواک،ص ۱۵۲،حدیث:۲۵۳

2 ۔۔۔ابو داؤد،کتاب الطہارۃ،باب السواک لمن قام من اللیل،۱/ ۵۴،حدیث:۵۷

3 ۔۔۔بخاری،کتاب الصوم،باب السواک الرطب والیابس للصائم،۱/ ۶۳۷،حدیث:تحت الباب

www.dawateislami.net

نے مکّے شریف کو حَرَم بنایا ہے، لہٰذا نہ یہاں کی گھاس اُکھیڑی جائے اور نہ ہی یہاں کا درخت کاٹا جائے (کہ یہ سب کام حَرَمِ مکّہ میں حرام و ممنوع ہیں)۔ اِس پر حضرتِ عباس بن عبدُ المُطّلِب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے عَرض کی: اِلَّا الْاِذْخِرَ لِصَاغَتِنَا وَلِسُقُفِ بُیُوْتِنَا یعنی ہمارے سُناروں اور ہمارے گھر کی چھتوں کے لئے اِذْخِر گھاس کو جائز فرما دیجئے! (یہ ہمارے بہت کام آتی ہے) چُنانچہ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اِلَّا الْاِذْخِرَ یعنی اِذْخِر گھاس کی تمہیں اِجازت ہے۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! ذرا غور کیجئے کہ حَرَم شریف کی گھاس وغیرہ کاٹنے کے حرام ہونے کے بارے میں حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زبانی واضح طور پر سُن لینے کے باوجود حضرت عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ جیسے جلیلُ القدر صحابی، پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے اِذْخِر گھاس کو جائز قرار دینے کی فرمائش کر رہے ہیں، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو مَعَاذَ اللہ کوئی عام انسان یا اپنے جیسا بَشَر نہ سمجھتے تھے، بلکہ اُن کا یہ عقیدہ تھا کہ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اللہ پاک نے حرام و حلال کے اَحکامات میں تبدیلی کا مکمل اِختیار دِیا ہے اور پھر خُود نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بھی یہ نہ فرمایا کہ مجھے اِس کا اِختیار نہیں بلکہ اپنے اِختیارات کو استعمال کرتے ہوئے اِذْخِر گھاس کو حلال و جائز قرار دے کر گویا اُن کے اِس عقیدے پر اپنی مُہرِ تصدیق لگا دی۔

پیارے اسلامی بھائیو! اِختیاراتِ مُصْطَفٰے کے اب تک بیان کئے گئے تمام واقعات، اُن چیزوں یا احکامات کے بارے میں ہیں، جن میں حُضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے اِختیارات سے بلاِامتیاز اپنی اُمّت کے تمام افراد کیلئے آسانی عطا فرمائی۔ اب پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اِختیارات کی وہ شان بھی مُلاحظہ کیجئے کہ کوئی چیز جو ساری اُمّت کے لئے تو فرض و واجب ہو کہ اگر کوئی ترک کر دے تو گُناہ گار ہو گا، مگر حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے خصوصی اِختیارات سے

---

1 . . . بخاری، کتاب البیوع، باب ماقیل فی الصواغ . . . الخ، /، حدیث:

اِمتیازی طور پر ایک یا چند ایک افراد کو اُس فرض و واجب کے ترک کرنے کی اِجازت عطا فرمادی، یونہی کوئی چیز جو ساری اُمّت کے لئے تو حرام و ناجائز ہو کہ اگر کوئی کرے تو گُناہ گار ہو، مگر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کسی خاص فرد یا مخصوص افراد کے لئے اُس حرام و ناجائز چیز کو حلال و جائز فرما دِیا۔ آیئے! اس ضمن میں بھی اِخْتیاراتِ مُصطفٰے کے چند ایمان افروز واقعات سُنتے ہیں:

نمازوں کی مُعافی میں اِخْتیارِ نبوی

اِس میں کوئی شک نہیں کہ ہر مُسلمان پر دن رات میں پانچ (5) نمازیں پڑھنا فرض ہے، اس کی فرضِیَّت کا اِنکار کُفر ہے اور جان بُوجھ کر ایک بار بھی چھوڑنے والا گُناہِ کبیرہ کا مُرتکب اور جہنم کی آگ کا حقدار ہے، جیسا کہ نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: خَمۡسُ صَلَوَاتٍ فِی الۡیَوۡمِ وَاللَّیۡلَۃِ یعنی دن رات میں پانچ (5) نمازیں (فرض) ہیں۔[1] مگر قربان جایئے! سرکارِ نامدار، نبیِ مُختار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اِخْتیارات پر کہ ساری اُمّت پر پانچ (5) نمازیں فرض ہونے کے باوجود ایک صاحب کی گُزارش قبول کرتے ہوئے اُنہیں تین (3) فرض نمازیں چھوڑنے کی اِجازت عطا فرمادی جیسا کہ

مروِی ہے کہ ایک صاحب نبیِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اِس شرط پر اسلام قبول کرنے کے لئے آمادہ ہوئے کہ میں دو ہی نمازیں پڑھا کروں گا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے قبول فرمالیا۔[2] یادرہے کہ نماز چھوڑنے کی یہ اجازت صرف اُنہی صاحب کیلئے خاص تھی کسی اَور کیلئے ایک نماز بھی بلاعُذرِ شرعی چھوڑنا جائز نہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ سارے مسلمانوں پر 5 نمازیں فرض ہیں، مگر پیارے آقا، مکی مدنی مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُن صاحب کو اپنے اِخْتیار سے 3 نمازیں نہ پڑھنے کی

---

1 ۔۔۔ مسلم، کتاب الایمان، باب بیان الصلوات الخ، ص ۲۴، حدیث: ۱۱

2 ۔۔۔ مسند احمد، مسند البصریین، ۷/۲۸۳، حدیث: ۲۰۳۰۹

اِجازت عطا فرمادی۔ یونہی روزے کے کَفّارے کا بھی ایک واقعہ ہے ،وہ بھی سماعت فرمالیجئے، مگر اُس سے پہلے یہ مسئلہ ذہن میں رکھئے کہ روزہ توڑنے کے بارے میں عام حکم یہ ہے کہ رَمضانُ المُبارَک میں کسی عاقِل بالغ مُقیم(یعنی غیرِ مُسافِر) نے اَدائے روزۂ رَمضان کی نِیَّت سے روزہ رکھا اور بِغیر کسی صحیح مجبوری کے جان بُوجھ کر جِماع کِیا یا کوئی بھی چیز لَذَّت کیلئے کھائی یا پی تو روزہ ٹوٹ گیا اور اِس کی قضاء اور کَفّارہ دونوں لازِم ہیں۔ [1] (قضا تو یہ ہے کہ وہ روزہ علاوہ رمضان کسی اَور دن دوبارہ رکھے اور) کَفّارہ یہ ہے کہ ممکن ہو تو ایک رَقَبہ یعنی باندی یا غلام آزاد کرے اور یہ نہ کر سکے تو پے درپے(یعنی مسلسل) ساٹھ (60) روزے رکھے، یہ بھی نہ کر سکے تو ساٹھ(60) مساکین کو پیٹ بھر ،دونوں وقت کھانا کھلائے۔ [2] روزہ توڑنے والے ہر مسلمان کیلئے یہی حکمِ شَرعی ہے مگر شارِعِ اسلام ،شاہِ خیرُ الاَنام صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے عظیمُ الشّان اِختیارات سے اپنے ایک صحابی کے لئے انتہائی خوبصورت انداز میں یہ کَفّارہ معاف فرمادِیا چُنانچہ،

سزا کو انعام میں بدل دِیا

حضرت ابوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے بارگاہِ اَقدَس میں حاضر ہوکر عَرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میں ہلاک ہو گیا۔ فرمایا: کس چیز نے تمہیں ہلاکت میں ڈال دیا؟ عرض کی: میں رَمضان میں اپنی عورت سے صُحبت کر بیٹھا۔ فرمایا: کیا غلام آزاد کرسکتے ہو؟ عَرض کی: نہیں۔ فرمایا: کیا لگاتار دو(2) مہینے کے روزے رکھ سکتے ہو ؟ عَرض کی: نہیں۔ فرمایا : کیا ساٹھ(60) مسکینوں کو کھانا کھلاسکتے ہو؟ عَرض کی: نہیں۔ اتنے میں خدمتِ اَقدَس میں کھجور لائے گئے، حُضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے (اُس شخص سے) فرمایا: اِنہیں خَیرات کردو۔ عَرض کی: کیا اپنے سے زیادہ کسی محتاج پر خَیرات کروں ؟حالانکہ مدینے بھر میں کوئی گھر ہمارے برابر محتاج نہیں۔ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

---

1 . . . فیضانِ سنت بحوالہ رَدُّالمُحتار،ج ۳ص ۳۸۸

2 . . . بہارِ شریعت، حصہ پنجم، ۱/ ۹۹۴ ملتقطاً

وَسَلَّمَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُہٗ وَقَالَ اِذْھَبْ فَاَطْعِمْہُ اَھْلَکَ یعنی رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یہ بات سُن کر مسکرائے، یہاں تک کہ دندانِ مُبارک ظاہر ہوئے اور فرمایا: جاؤ یہ کھجوریں اپنے گھر والوں کو کھلا دو (سمجھو کہ تمہارا کفّارہ ادا ہو گیا)۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فتاویٰ رَضَوِیّہ میں اِس حدیثِ پاک کو نَقْل کرنے کے بعد مدینے کے سُلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عظمت وشان بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: مسلمانو! گُناہ کا ایسا کَفّارہ کسی نے بھی نہ سُنا ہو گا (کہ روزہ توڑنے پر) سَوا دو مَن خُرمے، بارگاہِ سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے عطا ہوتے ہیں کہ خود کھالو، کَفّارہ ہو گیا۔ وَاللہ! یہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہِ رحمت ہے کہ سزا کو اِنعام سے بدل دے۔ (مزید فرماتے ہیں کہ) اُن کی ایک نگاہِ کرم کبائر (یعنی کبیرہ گناہوں) کو حَسَنات (یعنی نیکیوں میں تبدیل) کر دیتی ہے جب تو اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْن جَلَّ جَلَالُہٗ نے گنہگاروں، خطاواروں، تباہ کاروں کو اُن کا دروازہ بتایا کہ: ﴿وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ﴾ (پ۵، النساء:۶۴) گنہگار تیرے دربار میں حاضر ہو کر مُعافی چاہیں اور تُو شفاعت فرمائے تو خُدا کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔ (2)

گواہی کے مُعاملے میں اِختیارِ مُصطفٰی

اللہ پاک نے باہمی لَین دَین کے مُعاملات میں دو(2) مَردوں کو گواہ بنانے کا حکم دیتے ہوئے پارہ 3 سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ کی آیت نمبر 282 میں ارشاد فرمایا:

وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِیْدَیْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْۚ تَرجَمۂ کنزالعرفان: اور اپنے مَردوں میں سے دو گواہ بنالو۔

---

1 . . . مسلم، کتاب الصیام، باب تغلیظ تحریم الجماع . . . الخ، ص ۵۶۰، حدیث: ۱۱۱۱

2 . . . فتاویٰ رضویہ، ۳۰/ ۵۳۱ ملخصاً وملتقطاً

(پ۳، البقرۃ: ۲۸۲)

معلوم ہوا کہ کسی بھی معاملے میں تنہا مرد کی گواہی شَرعاً قبول نہیں، یہی اللہ پاک کا حکم ہے جو تمام مُسلمانوں کیلئے ہے، مگر حُضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنی مرضی مُبارک سے حضرت خُزَیْمَہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو اِس حکمِ عام سے بَری اور آزاد قرار دیتے ہوئے کسی بھی مُعاملے میں اِن کی تنہا گواہی کو دو مَردوں کی گواہی کے برابر کر دِیا اور ارشاد فرمایا: مَنْ شَهِدَ لَهُ خُزَيْمَةُ أَوْ شَهِدَ عَلَيْهِ فَهُوَحَسْبُهُ یعنی خُزَیْمَہ (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) کسی کے حق میں گواہی دیں یا کسی کے خلاف گواہی دیں، اِن کی تنِ تنہا گواہی کافی ہے۔ [1] (یعنی اِن کے گواہی دے دینے کے بعد گواہی کا نِصاب پورا کرنے کے لئے کسی دوسرے گواہ کی ضرورت نہیں)۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

عِدّت کے حکم میں اِختیارِ نبوی

اگر کسی عورت کا شوہر مر جائے اور وہ حاملہ نہ ہو تو اُس کی عدّت اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں چار (4) ماہ دس (10) دن بیان فرمائی ہے، جیسا کہ پارہ 2 سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ کی آیت نمبر 234 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ (پ ۲، البقرۃ: ۲۳۴)

تَرجَمۂ کنز العرفان: اور تم میں سے جو مر جائیں اور بیویاں چھوڑیں تو وہ بیویاں چار مہینے اور دس دن اپنے آپ کو روکے رہیں۔

صدرُ الْاَفاضِل حضرت علّامہ مولانا سَیِّد مُفْتی محمد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیتِ مُبارکہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حامِلہ کی عدّت تو وَضعِ حَمل ہے (یعنی بچّہ جنتے ہی عِدّت ختم ہو جائے گی) جیسا کہ سورۂ طلاق میں مذکور ہے، یہاں غیرِ حامِلہ کا بیان ہے، جس کا شوہر مر جائے، اُس کی عدّت چار (4) ماہ دس (10) روز ہے۔ اِس مُدّت میں نہ وہ نکاح کرے، نہ اپنا مَسْکَن (یعنی شوہر کا گھر)

---

1 ۔۔۔ سنن الکبری، کتاب الشھادات، باب الامر بالاشھاد، ۱۰/ ۲۴۶، حدیث: ۲۰۵۱۶

چھوڑے، نہ بے عُذر تیل لگائے، نہ خوشبو لگائے، نہ سِنگار کرے، نہ رنگین اور ریشمی کپڑے پہنے نہ مہندی لگائے، نہ جدید نکاح کی بات چیت کُھل کر کرے۔

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ آیت اور اُس کی تفسیر کی روشنی میں واضح طور پر معلوم ہوا کہ اگر غیرِ حامِلہ عورت کا شوہر فوت ہو جائے، تو اُس کی عِدّت چار (4) ماہ دس (10) دن ہے۔ آیئے اب اِس مُعاملے میں بھی حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِختیار مُلاحظہ کیجئے کہ

حضرت اَسماء بنتِ عُمَیس رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے حق میں چار (4) ماہ دس (10) دن کی مُدّتِ عِدّت میں کمی فرما کر اُنہیں صرف تین (3) دن تک سوگ منانے کا حکم ارشاد فرمایا چُنانچہ

حضرت اَسماء بنتِ عُمَیس رَضِیَ اللہُ عَنْہَا فرماتی ہیں کہ جب (میرے شوہرِ اوّل) حضرت جعفر طَیّار رَضِیَ اللہُ عَنْہُ شہید ہوئے، سرکارِ نامدار، دوعالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے فرمایا: تَسَلَّبِیْ ثَلٰثًا ثُمَّ اِصْنَعِیْ مَا شِئْتِ یعنی 3 دن سِنگار (یعنی زینت) سے الگ رہو پھر جو چاہو کرو۔ [1]

اعلیٰ حضرت اِمام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نبیِ کریم رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِختیارات کے ضِمن میں اِس حدیثِ پاک کو نَقْل کرنے کے بعد ارشاد فرماتے ہیں کہ یہاں حضورِ اَقْدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن کو اِس حکمِ عام سے اِسْتِثْنا (یعنی آزاد) فرمادیا کہ عورت کو شوہر پر چار (4) مہینے دس (10) دن سوگ واجب ہے۔ [2]

نا قابلِ قُربانی جانور کے بارے میں اِختیارِ مُصْطَفٰے

حضرت بَرَاء بن عازِب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے مَرْوِی ہے کہ حضرت ابُو بُردہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے نمازِ عید سے پہلے ہی قُربانی کرلی تو نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ اِس کے بدلے دوسری قُربانی

---

1 . . . سنن الکبری، کتاب العدد، باب الاحداد، ۷/۷۲۰، حدیث: ۱۵۵۲۳

2 . . . فتاویٰ رضویہ، ۳۰/۵۲۹

کرو (کہ وہ قُربانی نہ ہوئی) تو انہوں نے عَرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! اب تو میرے پاس چھ(6) مہینے کا بکری کا بچہ ہے جو کہ ایک سال کی بکری سے بہتر ہے۔ نبیِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اِجْعَلْهَا مَكَانَهَا، وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ یعنی اُس کی جگہ اِسے ذبح کر دو، مگر تمہارے بعد کسی اَور کے لئے ایسا کرنا ہرگز کافی نہ ہوگا۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! یادر ہے کہ شہر میں قُربانی کرنے والے کے لئے ضروری ہے کہ وہ نمازِ عید اَدا ہونے کے بعد ہی قُربانی کرے جیسا کہ بہارِ شریعت میں ہے کہ شہر میں قربانی کی جائے تو شرط یہ ہے کہ نماز ہو چکے، لہٰذا نمازِ عید سے پہلے شہر میں قُربانی نہیں ہو سکتی۔[2] مگر چونکہ حضرت ابُوبُردہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے نمازِ عید سے پہلے ہی قُربانی کرلی تھی، اسی لئے حُضورنبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے انہیں دوسرے جانور کی قُربانی کا حکم ارشاد فرمایا۔ اُن کے پاس چونکہ اب صرف چھ(6) مہینے کا بکری کا بچہ ہی رہ گیا تھا، حالانکہ قُربانی کے لئے بکرے، بکری کا ایک سال کا ہونا ضروری ہے، جیسا کہ صدرُ الشَّریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: قُربانی کے جانور کی عمر یہ ہونی چاہئے، اُونٹ پانچ(5) سال کا، بکری ایک سال کی، اِس سے عُمر کم ہو تو قُربانی جائز نہیں، زیادہ ہو تو جائز بلکہ افضل ہے، ہاں دُنبہ یا بھیڑ کا چھ(6) ماہ کا بچّہ اگر اتنا بڑا ہو کہ دُور سے دیکھنے میں سال بھر کا معلوم ہوتا ہو تو اُس کی قربانی جائز ہے۔[3] چونکہ حضرت ابُوبُردہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے پاس صرف بکری کا چھ(6) ماہ کا بچہ ہی تھا، جس کی قُربانی نہیں ہو سکتی تھی، مگر جب انہوں نے اپنی اِس پریشانی کا تذکرہ حضورِ اکرم، نُورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کِیا تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے صرف اُنہی کو چھ(6) ماہ کی بکری کی قُربانی کرنے کی اِجازت دیتے ہوئے فرمایا کہ تمہارے بعد آئندہ کسی کے لئے چھ(6) ماہ کی بکری کی قُربانی کرنا کافی نہ

---

1 . . . مسلم، کتاب الاضاحی، باب وقتھا، ص۱۰۸۴، حدیث: ۱۹۶۱

2 . . . بہارِ شریعت، حصہ ۱۵، ۳/ ۳۳۷

3 . . . بہارِ شریعت، حصہ ۱۵، ۳/ ۳۴۰ ملتقطاً

ہو گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! اِختیاراتِ مُصطفٰی کے بارے میں بیان کئے گئے اِن تمام واقعات سے بخُوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اللہ پاک نے اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو کیسا عظیمُ الشّان مقام عطا فرمایا ہے کہ شریعت کے اَحکام کو مُقرّر کر دینے کے بعد اُن اَحکامات کے مکمل اِختیارات، نبیوں کے تاجُور، اَفضلُ البَشر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو سونپ دیئے جیسا کہ مُحقِّق عَلَی الاِطْلاق حضرت شیخ عبدُ الحق مُحدِّث دہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: صحیح اور مُختار مذہب یہی ہے کہ اَحکام، حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سپُرد ہیں، جس پر جو چاہیں حکم کریں، ایک کام ایک پر حرام کرتے ہیں اور دوسرے پر مُباح (یعنی جائز۔ مزید فرماتے ہیں کہ) حق تعالیٰ نے شریعت مُقرّر کر کے ساری کی ساری، اپنے رسول و محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حوالے کر دی (کہ اس میں جس طرح چاہیں تبدیلی و اضافہ فرمائیں)[1] لہٰذا ہمیں چاہئے کہ رسولِ اکرم، نُورِ مجسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دیگر فضائل و کمالات پر کامل یقین و ایمان رکھنے کے ساتھ ساتھ، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اِختیارات پر بھی ایمان لائیں نیز اِس قسم کے خیالات کو اپنے ذہنوں میں ہرگز جگہ نہ دیں کہ جس چیز کو قرآنِ کریم میں حلال بیان کیا گیا ہے صرف وہی حلال اور جس چیز کو قرآنِ کریم میں حرام بیان کیا گیا، صرف وہی حرام ہے بلکہ یہ ایمان ہونا چاہئے کہ نبیوں کے سردار، دوعالَم کے مالک و مُختار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فرامین و احادیث بھی کسی چیز کو حلال و حرام قرار دینے میں قرآنِ کریم ہی کی طرح دلیل و حُجّت ہیں جیسا کہ خود نبیِ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے اِختیارات پر اعتراضات کرنے والے بدنصیبوں کو تنبیہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ممکن ہے کہ کوئی شخص اپنے تخت پر ٹیک لگا کر بیٹھے اور میری احادیث میں سے کوئی حدیث بیان کرنے کے بعد (لوگوں کے عقائد خراب

1 ۔۔۔ مدارج النبوة، ۲/ ۱۸۳

کرتے ہوئے) یہ کہے کہ ہمارے تمہارے درمیان اللہ پاک کی کتاب قرآن موجود ہے، ہمیں اِس میں جو چیز حلال ملے گی، صرف اُسی کو حلال اور اس میں جو چیز حرام ملے گی، صرف اُسی کو حرام جانیں گے۔ (پھر فرمایا) اَلَا وَاِنَّ مَاحَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلُ مَاحَرَّمَ اللّٰہُ خبردار! جس چیز کو اللہ پاک کا رسول حرام کردے وہ بھی اللہ پاک کی طرف سے حرام کردہ کی طرح حرام ہے۔[1]

نیک عمل نمبر 29 کی ترغیب:

پیارے اسلامی بھائیو! گناہوں سے بچنے، نیکیاں کرنے اور سنتِ رسول کی اتباع کرنے کا ذہن پانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں حصہ لیجئے۔ شیخ طریقت امیر اہلسنت کے عطا کردہ "72 نیک اعمال" پر عمل کیجئے۔ 72 نیک اعمال میں سے ایک نیک عمل نمبر 29 یہ ہے کہ کیا آج آپ نے سنت کے مطابق کھانا کھایا اور کھانے سے پہلے اور بعد کی دعائیں پڑھیں؟ اس نیک عمل پر عمل کرنے کی برکت سے سنت کے مطابق کھانا کھانے کی عادت بنے گی نیز نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سنت پر عمل کرنے کی وجہ سے ہمارا کھانا، کھانا بھی کارِ ثواب بن جائے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! آپ بھی دعوتِ اسلامی کے اس پیارے پیارے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، عاشقانِ رسول کی صحبت حاصل کرتے ہوئے نیک اعمال کی اچھی اچھی نیّتیں کرلیجئے، فرض علوم سیکھنے، روزانہ نیک اعمال کا جائزہ لیتے ہوئے "نیک اعمال" کا رسالہ پُر کرنے اور مدنی قافلوں میں سفر کرنے کی نیّتیں کرلیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ۔۔۔ابنِ ماجہ، کتاب السنۃ، باب تعظیم حدیث رسول اللہ۔۔۔الخ، ۱/۱۶، حدیث:۱۲

www.dawateislami.net

صِلَۂ رِحمی کے مَدَنی پھول

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے صِلَۂ رِحمی کے بارے میں چند مدنی پھول سُننے کی سعادت حاصِل کرتے ہیں۔ پہلے دو فرامین مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ملاحظہ کیجئے: (1): ہر حُسنِ سُلوک صَدَقہ ہے غنی کے ساتھ ہو یا فقیر کے ساتھ۔ (مجمع الزوائد، کتاب الزکوٰۃ، باب کل معروف صدقة، ۳/۳۳۱، رقم: ۴۷۵۴) (2): جس نے والدین سے حُسنِ سُلوک کیا اُسے مبارک ہو کہ اللہ پاک نے اُس کی عُمر بڑھادی۔ (مستدرک، کتاب البر والصلة، باب من بر والدیه... الخ، ۵/۲۱۳، حدیث: ۷۳۳۹) ☆صِلَۂ رِحم واجِب ہے اور قَطعِ رِحم حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ (بہارِ شریعت، ۳/۵۵۸) ☆رشتے داروں کے ساتھ اچّھا سُلوک اِسی کا نام نہیں کہ وہ سُلوک کرے تو تم بھی کرو، یہ چیز تو حقیقت میں مُکافاۃ یعنی اَدلا بَدلا کرنا ہے کہ اُس نے تمہارے پاس چیز بھیج دی تم نے اُس کے پاس بھیج دی، وہ تمہارے یہاں آیا تم اُس کے پاس چلے گئے۔ حقیقتاً صِلَۂ رِحمی یہ ہے کہ وہ کاٹے اور تم جوڑو، وہ تم سے جُدا ہونا چاہتا ہے اور تم اُس کے ساتھ رشتے کے حُقُوق کی رعایت و لحاظ کرو۔ (رَدُّالْمُحتار، ۹/۶۷۸) ☆صِلَۂ رِحمی کی مُختلِف صورتیں ہیں، اُن کو ہَدِیّہ و تحفہ دینا اور اگر اُنہیں کسی بات میں تمہاری اِمداد درکار ہو تو اِس کام میں اُن کی مدد کرنا، اُنہیں سلام کرنا، اُن کی ملاقات کو جانا، اُن کے پاس اُٹھنا بیٹھنا، اُن سے بات چیت کرنا، اُن کے ساتھ لُطف و مہربانی سے پیش آنا۔ (کتاب الدُرَر الحکام، ۱/۳۲۳)

﴿ اعلان ﴾

صلۂ رحمی کے بقیہ مدنی پھول تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہٰذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْحَبِيْبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی درمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کرے گا اور قبر میں داخل ہوتے وقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قبر میں اپنے رحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (1)

﴿2﴾ تمام گناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (2)

﴿3﴾ رحمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

جو یہ دُرُودِپاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[1]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَافِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللہِ

حضرت اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[2]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھا لِیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِپاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[3]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعظّم ہے: جو شخص یوں دُرُودِپاک پڑھے، اُس کے لیے **میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔[4]

---

1 ۔۔۔ القول البدیع، الباب الثانی، ص۲۷۷

2 ۔۔۔ افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص۱۴۹

3 ۔۔۔ القول البدیع، الباب الاول، ص۱۲۵

4 ۔۔۔ الترغیب والترھیب ج۲ ص۳۲۹، حدیث ۳۱

﴾1﴿ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔ [1]

﴾2﴿ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔ [2]

لَآ اِلٰہَ اِلَّااللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(خُدائے حلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرونِ ملک)، 18 ستمبر 2025ء (1): سنّتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): جائزہ: 5 منٹ، کُل دورانیہ 15 منٹ
صلۂ رحمی کے بقیہ مدنی پھول رشتے داروں سے ناغہ دے کر ملتا رہے یعنی ایک دن ملنے کو جائے دوسرے دن نہ جائے کہ اِس طرح کرنے سے مَحبَّت واُلفت زیادہ ہوتی ہے، بلکہ قَرابت داروں سے جُمعہ جُمعہ ملتا رہے یا مہینے میں ایک بار۔ (کتاب الدُرَر الحکام، ۱/۳۲۳) ☆ حق اور جائز باتوں میں قبیلے اور خاندان والوں کو مُتَّحد ہونا چاہئے یعنی اگر رشتے دار حق پر ہوں تو دوسروں سے مقابلہ اور اِظہارِ حق میں سب مُتَّحِد ہو کر کام کریں۔ (کتاب الدُرَر الحکام، ۱/۳۲۳) ☆ رشتے دار حاجت پیش کرے تو ردّ کر دینا گناہ ہے، جب اپنا کوئی

1 ۔۔۔ مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ۔۔۔ الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

2 ۔۔۔ تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

رشتے دار کوئی حاجت پیش کرے تو اُس کی حاجت روائی کرے، اس کو رَد کر دینا رِشتہ توڑنا ہے۔ (کتاب الدُّرَر الحکام، ۱/۳۲۳) صِلۂ رِحمی کے حوالے سے مزید معلومات حاصِل کرنے کے لئے شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "ہاتھوں ہاتھ پھوپھی سے صُلح کرلی" کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆سواری پر اطمینان سے بیٹھنے پر دُعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابق "سواری پر اطمینان سے بیٹھنے پر دعا" یاد کروائی جائے گی۔ وہ دُعا یہ ہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَ مَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ﴿۱۳﴾ وَ اِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۴﴾

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا شکر ہے، پاکی ہے اسے جس نے اِس سواری کو ہمارے بس میں کر دیا اور یہ ہمارے بوتے (طاقت) کی نہ تھی اور بیشک ہمیں اپنے رب کی طرف پلٹنا ہے۔ (مدنی پنج سورہ، ص 217)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث: ۵۸۹۷)

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کرلیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3)جن پر عمل نہ ہوسکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4)گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدانخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5)بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یااِتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6)جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہوسکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کرلوں گا۔

(7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8)کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا (یعنی اعمل کا جائزہ لوں گا)۔

(9)رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگائیے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1)اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2)پانچوں نمازیں جماعت سے ادا کیں؟ (3) گھر، بازار، مارکیٹ وغیرہ جہاں بھی تھے وہاں نمازوں کے اَوقات میں نماز پڑھنے سے قبل نماز کی دعوت دی؟ (4)رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟ (5)پانچوں نمازوں کے بعد کم از کم ایک ایک بار آیۃُ الکُرسی، سُورۃُ الاِخلاص اور تسبیحِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہَا پڑھی؟ (6) کنزُالاِیمان مع خزائنُ العرفان یا نُورُ العرفان سے کم از کم تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھیں یا سُنیں؟ یا صراطُ الجنان سے کم و بیش دو صفحات پڑھ یا سُن لئے؟ (7) شَجرے کے کچھ نہ کچھ اَوراد پڑھے؟ (8) کم از کم 313 بار دُرُود شریف پڑھا؟ (9) آنکھوں کو گناہوں (یعنی بد نِگاہی، فلمیں ڈرامے، موبائل پر گندی تصاویر اور ویڈیوز، نامحرم عورتوں اور کزنز وغیرہ کو دیکھنے) سے بچایا؟ (10) کانوں کو گناہوں یعنی غیبت، گانے باجوں، بُری اور گندی باتوں، موبائل کی میوزیکل ٹیون، کالرٹیون وغیرہ وغیرہ سُننے سے بچایا؟ (11) راستے میں چلتے ہوئے یا کار یا بس وغیرہ میں سَفَر کے دوران خود کو فضول نِگاہی سے بچاتے ہوئے کیا آج آپ نے نِگاہیں نیچی رکھیں؟ اور بلاضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچایا؟ (12) اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ یا مکتبۃُ المدینہ کی کسی کتاب یا رسالے یا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو کم از کم 12 منٹ پڑھا یا سُنا؟ (13) بات چیت، فون پر گفتگو اور کام کاج موقوف کر کے اَذان و اِقامت کا جواب

دیا؟(14) (گھر میں یا باہر) کسی پر غصّہ آجانے کی صورت میں چُپ رہ کر غُصّے کا عِلاج فرمایا یا بول پڑے؟(15) اپنے اَعمال کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمال کے رِسالے کے خانے پُر کئے؟(16) ”مرکزی مجلسِ شوریٰ“ کے اُصولوں کے مطابق اپنے نگران کی اِطاعت کی؟(17) گھر اور باہر ہر چھوٹے بڑے سے اچھے انداز سے یعنی آپ جناب اور جی جی کہہ کر گفتگو کی؟(18) مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں قرآنِ کریم پڑھا، یا پڑھایا؟(19) عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے کے اندر اندر سونے کی کوشش کی؟(20) دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں کو اپنے نگران کے دیئے ہوئے شیڈول کے مطابق کم از کم دو گھنٹے دیئے؟(21) صدائے مدینہ لگائی؟(22) اپنے گھر کے جَھروکوں (یعنی باہر دیکھنے کے لئے رکھی گئی کھڑکیوں) سے (بِلا ضرورت) باہر نیز کسی اور کے دروازوں وغیرہ سے اُن کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟(23) آپ کے ہاں گھر درس ہوا؟ یا کسی عُذر کی صورت میں آپ کی غیر موجودگی میں گھر درس کا سلسلہ ہوا؟(24) کم از کم ایک مَدَنی درس (مسجد، دُکان، بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو) دیا، یا سُنا؟(25) سُنّت کے مطابق لباس (جو لیڈیز کلر مثلاً شوخ یعنی تیز رنگ یا چمکیلا نہ ہو یا ایسے رنگ کا بھی نہ ہو جو شرعاً منع ہے وہ) پہنا؟(26) کیا آپ کا زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟(27) داڑھی منڈوانے یا ایک مُشت سے گھٹانے کا گناہ تو نہیں کیا؟(28) گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟(29) سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا اور کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعائیں پڑھیں؟(30) گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟(31) اِن سُنّتوں پر کچھ نہ کچھ عمل کیا؟ (مسواک، گھر میں آنا جانا، سونا جاگنا، قبلہ رُخ بیٹھنا وغیرہ)؟(32) ظہر کی چار سُنّتِ قَبلیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟(33) تہجُّد کی نماز پڑھی؟ یا رات نہ سونے کی صورت میں صلوٰۃُ اللَّیل ادا کی؟(34) اوّابین یا اِشراق وچاشت کے نوافل پڑھے؟(35) کیا آج آپ نے عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلیہ پڑھیں؟(36) اِنفرادی کوشش کے ذریعے دعوتِ اسلامی کے 12 دینی کام میں سے کم از کم ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟(37) دوسروں سے مانگ کر کوئی چیز (مثلاً چپّل، چادر، موبائل فون، چارجر، گاڑی وغیرہ) اِستعمال تو نہیں کی؟(38) جھوٹ بولنے، غیبت وچُغلی کرنے / سُننے سے بچے؟(39) کچھ نہ کچھ وقت کے لئے ”مَدَنی چینل“ دیکھا؟(40) کسی ایک یا چند سے دُنیوی طور پر ذاتی دوستی ہے؟(41) قرض ہونے کی صُورت میں (ادائیگی کی طاقت کے باوُجود) قرض خواہ کی اجازت کے بغیر قرض ادا کرنے میں تاخیر تو نہیں کی؟ نیز کسی سے عاریتاً (یعنی Temporary لی) ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر طے کئے ہوئے وقت کے اندر واپس کر دی؟(42) عاجزی کے ایسے الفاظ جن کی تائید دل نہ کرے بول کر نِفاق وریاکاری کا جُرم تو نہیں کیا؟ مثلاً لوگوں کے دل میں اپنی عزّت بنانے کے لئے اِس طرح کہنا: ”میں حقیر ہوں، کمینہ ہوں“ جبکہ دل میں ایسا نہ سمجھتا ہو۔(43) صفائی سُتھرائی کے عادی اور سلیقہ مند ہیں؟(44) کسی مُسلمان کا عیب ظاہر ہو جانے پر (بلا مصلحتِ شَرعی) اُسکا عیب کسی اور پر ظاہر تو نہیں کیا؟(45) تفسیر سننے سنانے کا حلقہ لگایا، یا شرکت کی؟ (46) ہر جائز وعزّت والے کام سے پہلے بِسْمِ اللہ پڑھی؟(47) چوک درس دیا، یا سُنا؟(48) اپنے والدین اور پیر و مُرشد کے لئے دُعائے مغفرت اور کچھ نہ کچھ ایصالِ ثواب کیا؟(49) مسجد، گھر، آفس وغیرہ میں اِسراف سے بچنے کی کوشش کی؟(50) ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟(51) کسی اِسلامی بھائی (خصوصاً ذِمّے دار) سے مَعَاذَ اللہ کوئی بُرائی صادِر ہو جائے اور اصلاح کی ضرورت ہو تو تحریری طور پر، یا مِل کر، براہِ راست (نرمی سے) سمجھانے کی کوشش فرمائی؟ یا مَعَاذَ اللہ بِلا اجازتِ شرعی کسی اور پر اظہار کر کے غیبت کا گناہ کبیرہ کر بیٹھے؟(52) زبان کو گناہوں (یعنی اِلزام تراشی، دِل آزاری، گالی گلوچ وغیرہ) سے بچایا؟(53) زبان کو فُضول اِستِعمال (یعنی وہ گفتگو جس سے دینی یا دُنیاوی فائدہ نہ ہو) سے بچانے کی عادت بنانے کے لئے کچھ نہ کچھ اِشارے سے گفتگو کی؟(54) (گھر میں اور باہر) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ

لگانے (یعنی کِھل کِھلا کر ہنسنے) سے بچنے کی کوشش کی؟ (55) عمامہ شریف باندھا؟ (56) ماں باپ کا اَدب واِحترام بجالائے؟

قُفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو12 مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو12 مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو12 مرتبہ

ہفتہ وار 10 نیک اعمال

(57) گھر سے اِس ہفتے کسی نہ کسی اسلامی بہن (مثلاً بہن / بیٹی / والدہ بچوں کی والدہ وغیرہ) کو اسلامی بہنوں کے اِجتماع میں بھیجا؟ (58) ہفتہ وار مَدَنی مُذاکرہ دیکھنے / سُننے کی سعادت حاصل کی؟ (59) ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں اوّل تا آخر (یعنی مغرب تا اشراق وچاشت) شرکت کی؟ (60) اِس ہفتے یومِ تعطیل اِعتکاف کی سَعادت پائی؟ (61) اِس ہفتے کم از کم کسی ایک مریض یا دُکھیارے کے گھر یا اسپتال جا کر سُنّت کے مطابق عِیادت یا غمخواری یا عزیز کے اِنتقال پر تعزیت کی؟ (62) اِس ہفتے پیر شریف (یا رہ جانے کی صُورت میں کسی بھی دن) کا روزہ رکھا؟ (63) ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُن لیا؟ (64) اِس ہفتے کم از کم ایک بار عَلاقائی دورہ کیا؟ (65) اِس ہفتے کم از کم ایک اِسلامی بھائی کو (جو پہلے دینی ماحول میں تھے، یا پہلے اِجتماع میں آتے تھے مگر اب نہیں آتے) تلاش کر کے اُن کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟ (66) ہفتہ وار حلقے میں شرکت کی؟

ماہانہ 3 نیک اعمال

(67) پچھلے اِسلامی مہینے کا نیک اعمال کا رسالہ فِل یعنی پُر کر کے اپنے نگران وذِمّہ دار کو جمع کروا دیا؟ (68) اِس ماہ آپ نے کم از کم تین دن کے قافلے میں سفر کیا؟ (69) اِس ماہ کسی سُنّی عالِم (یا امام مسجد، مؤذِّن، خادم) کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کی؟

سالانہ 1 نیک عمل

(70) اِس سال ٹائم ٹیبل کے مطابق ایک مہینے کے قافلے میں سفر فرمایا؟

زندگی بھر کے 2 نیک اعمال

(71) زِندگی بھر کے نصاب کا مُطالعہ فرمالیا؟ (72) زندگی میں یک مُشت (یعنی ایک ساتھ) 12 ماہ اور مختلف کورسز (12 دینی کام کورس، 7 دِن کا اِصلاحِ اَعمال کورس، 7 دِن کا فیضانِ نماز کورس) کی سعادت حاصل کرلی؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یا اللہ پاک! جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے، روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر مہینے کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروا دیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد